



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 17-25/AIMS
December 24, 2025

فکر و نظر

زنجیروں کا المیہ: افریقی غلامی اور یورپی نوآبادیات کی بے رحمی کا انکشاف۔

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: European colonialism, transatlantic slave trade

Keywords: Africa, slavery, Middle Passage, human rights violations, Afro-diaspora

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

ویں صدی کے آخر میں، یورپی ممالک جدید بحری ٹیکنالوجی سے مسلح، ایک بے رحم مہم پر نکلے تاکہ عالمی تجارت پر قبضہ کریں اور افریقہ کے وسیع ۱۵ وسائل کو ہتھیائیں۔ پرتگال، جس کی قیادت پرنس ہنری دی نیوگیٹر کر رہے تھے، نے موجودہ غانا میں ابتدائی چوکیوں جیسے سان جورج داینا قائم کیں۔ ۱۶ویں صدی تک، اسپین، برطانیہ، فرانس، اور نیدرلینڈز نے اسی لالچ اور تجارتی مفاد کے تحت افریقہ کی طرف قدم (Elmina، ۱۴۸۲) میں برلن کانفرنس، جسے اوٹو وان بسمارک نے بلایا، نے افریقہ کو یورپی طاقتوں میں بانٹ دیا، اور مقامی قبائل جیسے یوروبا، زولو، ۱۸۸۵-۱۸۸۳ ہاؤسا، بمبارا کی رائے کو بالکل نظر انداز کیا۔ یہ قبضہ اکثر مسیحی مذہبی نظریات کی تحریف کے ذریعے جائز قرار دیا گیا، جو دعویٰ کرتے تھے کہ غیر یورپی افراد

میں بیان ہے، بالکل مختلف ہیں ۲۸: بنانے کا الہی حکم ہے، حالانکہ بائبل کی تعلیمات برائے ہمدردی اور مساوات، جیسا کہ غلاطیوں ۳ ”متمدن“ کو ”سب مسیح یسوع میں ایک ہیں۔ ... اب یہودی نہ غیر یہودی، غلام نہ آزاد“

بیان ہے (۲۵۶: سورۃ البقرہ ۲) اسی طرح، اسلامی اصول آزادی اور عزت انسانیت، جیسا کہ قرآن میں ”دین میں کوئی جبر نہیں ہے“

ظاہر، Casa da Índia یورپی تاجروں نے افریقہ کے مسلم معاشروں، جیسے مند نکا برادری، پر بھی نظر انداز کیا۔ تاریخی ریکارڈ، جیسے پرتگال کی کرتے ہیں کہ ۱۵۰۰ء تا ۱۵۰۷ء کے درمیان مغربی افریقہ سے ۵۰ ٹن سونا نکالا گیا، جو لوٹ مار کے دائرہ کار کی عکاسی کرتا ہے۔

ٹرانس اٹلانٹک غلامی کی تجارت نے افریقہ کے مغربی ساحل کو انسانی جانوں کا خوفناک بازار بنادیا، جو مذہبی تعلیمات کی خلاف ورزی تھی۔ کیپ کوسٹ سینگل میں لاکھوں افراد کو غیر انسانی حالات میں قید کیا گیا، جن (فرانسیسی ۱۶۲۷) غانا اور آئل ڈی گوری (سویڈش ۱۶۵۳؛ بعد میں برطانوی) کا سل میں فون، ایو، اور باکوگو قبائل شامل تھے۔ برطانیہ کے بادشاہ چارلس دوم نے ۱۶۶۰ میں رائل افریقن کمپنی کو چارٹر دیا، اور نیدر لینڈز کی ویسٹ انڈیا کمپنی، لالچ کے خلاف تھیں اور اسلامی (۱۰: تیمو تھی ۱۶) جس کی قیادت افراد جیسے ویلیم بوسمن نے کی، نے بڑے منافع حاصل کیے، حالانکہ مسیحی تعلیمات شریعت میں آزاد افراد کو غلام بنانے کی ممانعت موجود تھی، جیسا کہ عالم ابن حجر عسقلانی نے صحیح البخاری کی شرح میں بیان کیا۔

غلاموں کی قیمتیں مویشیوں کی طرح طے کی جاتی تھیں، اور لیورپول سلیو ٹریڈ ریکارڈز کے مطابق ۱۰ء سے ۴۰ پائونڈ تک، عمر اور طاقت کے حساب سے (۱۷۴۰-۱۷۸۸) قیمت رکھی جاتی تھی۔ اس تجارت نے سینگا میا اور انگولا جیسے علاقوں میں تباہی مچادی، اور ڈاھومی سلطنت کو، جس کی قیادت بادشاہ آجا جابا میں بیان شدہ مساوات کے اصول کی نفی تھی۔ ۱۳: کر رہے تھے، غلام فراہم کرنے پر مجبور کیا گیا، جو سورۃ الحجرات ۴۹

مڈل پائسج، جو افریقہ سے امریکہ تک غلاموں کی منتقلی کا سفر تھا، ایک ایسا المیہ تھا جو مسیحیت اور اسلام دونوں کے اخلاقی اصولوں کے خلاف تھا۔ غلام افریقیوں کو برطانوی جہاز بروکس میں اس حد تک بھرا گیا کہ ۴۵۰ افراد کے لیے بنائے گئے حصے میں ۶۰۹ قیدی رکھے گئے، جیسا کہ ۱۷۸۸ء کے ایک فٹ ۵. منسوخ مخالف غلامی ڈایا گرام میں دکھایا گیا۔ ۱۲ تا ۱۶ ہفتے کے اس سفر میں قیدی بھوک اور بیماری کی پلٹ میں آئے، جہاں چھت کی اونچائی ۴ تھی۔

یا اسلامی تعلیمات برائے (۷: متی ۵) اولاد اہا کیو ایانو، ایک ایگبو بقاپانے والے، نے ۱۷۸۹ء میں اپنی یادداشت میں اس بدبو اور اذیت کو بیان کیا، جو مسیحی کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی۔ ۱۷۸۱ء میں زونگ قتل عام، جہاں برطانوی کپتان لوک کولنگ ووڈ نے بیہ کے لیے ۱۳۲ (صحیح مسلم ۲۳۱۹) ہمدردی افریقیوں کو سمندر میں پھینکا، اس تجارت کی بے رحمی کی مثال ہے۔ ٹرانس اٹلانٹک سلیو ٹریڈ میٹیس کے مطابق سمندر میں تقریباً ۲ ملین افراد ہلاک ہوئے، جو انسانی تقدس کے مذہبی اصولوں کی کھلی توہین تھی۔

جونج گئے، انہیں امریکہ میں بے انتہا استحصال کا سامنا کرنا پڑا۔ ورجینیا، جارجیا، اور لوئیزیانا میں کاٹن اور تمباکو کی فصلوں پر افریقی غلام محنت کرتے تھے۔ اور برطانیہ کے بارباڈوس، سیلو کوڈ (۱۶۸۵) برازیل کے ویلے دو پارانیما میں کافی کی فصلیں کاٹتے اور یوروپا کی محنت پر مبنی تھیں۔ فرانس کے کوڈنویر اور اسلامی ہدایات (۳۴: پوحنہ ۱۳) جو تھامس جیفرسن جیسے افراد کے ذریعے نافذ کیے گئے، سخت سزا کی اجازت دیتے تھے، جو مسیحی تعلیمات، (۱۶۶۱) کے منافی تھے۔ (۹-۸: سورۃ الانسان ۷۶)

خاندانوں کی علیحدگی، جیسا کہ نیو اور لینز کے غلام بازار میں ایلیزا ون اسٹن کے کیس سے ظاہر ہے، اور جنسی استحصال، جیسا کہ سالی ہیمنگنز نے سہہ رکھا، معاشروں جیسے گلہ گچی کو توڑ دیا۔ پھر بھی، ان گروہوں نے افریقی روحانی روایات کو برقرار رکھا، یوروپا اور ریشا کی عبادت کو مسیحی عناصر کے ساتھ ملا کر یا شمالی کیرولائنا میں عمر ابن سعید کی عربی تحریروں کے ذریعے اسلامی روایات برقرار رکھیں۔

ملین بچ ۷۔ ملین افریقی زبردستی منتقل کیے گئے، جن میں سے ۱۰۔۵ اس تجارت کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ ٹرانس اٹلانٹک سیلوٹریڈ ڈیٹا بیس کے مطابق ۱۲ پائے۔ قبضے اور سماجی انتشار کے دوران ہلاکتیں شامل کرنے پر مورخ والٹر رودنی کے مطابق تقریباً ۱۰ ملین جانیں ضائع ہوئیں۔ مزاحمت، جیسے ہاؤسا جیکامیں، آزادی کی اسلامی اور افریقی روحانی اقدار کی عکاسی کرتی ہیں۔ (کی دہائی ۱۷۶۰) ناٹجیریا میں اور اکان کورومینٹی بغاوتیں (۱۸۰۴) بغاوت

سے فیول حاصل کر کے ترقی کی، جبکہ (ارب موجودہ قیمت میں £۴) برطانیہ کی صنعتی انقلاب غلامی کے منافع — اقتصادی لحاظ سے یورپ ترقی یافتہ افریقی معاشرے جیسے اویو سلطنت کمزور ہوئے، اور ان کی ثقافتی و مذہبی بنیادیں بکھر گئیں۔ غلامی کی تجارت، جو ۱۵۰۰ کی دہائی سے ختم ہونے تک جاری رہی — امریکی، افرو-افرو — تقریباً ۴۰ سال تک پھیلی رہی۔ اس کی وراثت افریقی ڈانیا سپور (برطانیہ ۱۸۰۷، امریکہ ۱۸۰۸، برازیل ۱۸۵۰) رہی میں نمایاں ہے، جو نظامی نسل پرستی کا سامنا کرتے ہیں۔ — کیریبین-برازیلی، افرو

ہے۔ بلیک لائیو میٹر جیسے ۱٪ ہے، جبکہ عام آبادی میں ۱۰٪ امریکیوں میں غربت کی شرح ۱۹- کے مطابق افرو (۲۰۲۰) امریکی مردم شماری انصاف کی (۱۳۵: سورۃ النساء ۴) اور اسلامی (۸: میکاہ ۶) تحریکیں، جو ۲۰۱۳ میں ایلینیشیا گارزا، پیٹر لیس کولرز، اور اوپال ٹومیٹی نے قائم کیں، مسیحی جس کی قیادت سنگبی، (۱۸۳۹) ڈانیا سپور اکودو بارہ جوڑتا ہے، جبکہ امٹاد کیس (۲۰۱۹) تعلیمات کی بازگشت ہیں۔ افریقہ میں، غانا کا ایئر آف ریٹرن پائپہ نے کی، انسانی وقار کی بنیاد پر مزاحمت کی علامت ہے۔

افریقہ کی یورپی نوآبادیات اور غلامی کی تجارت، جسے بادشاہ لیوپولڈ دوم اور ڈیچ ایسٹ انڈیا کمپنی جیسے عناصر نے انجام دیا، نے مسیحیت اور اسلام کی اخلاقی بنیادوں کو دھوکہ دیا۔ یہ دور، جو لالچ اور طاقت کی طلب سے چلایا گیا، عالمی معاشروں کو بدل گیا اور ان کے جانشینوں میں زخم چھوڑ گیا، جو اپنی ثقافتی وراثت کو گلہ اسپیر پچو لزا اور یوروپا کی روایات کے ذریعے محفوظ رکھتے ہیں۔ یہ انسانی استقامت کا ثبوت اور مساوات و ہمدردی کے مذہبی اصولوں کو قائم رکھنے کی یاد دہانی ہے، جنہیں اتنی شدت سے نظر انداز کیا گیا۔

Reference:

- Rodney, W. (1972). *How Europe underdeveloped Africa*. Bogle-L'Ouverture Publications. <https://archive.org/details/how-europe-underdeveloped-africa>
- Klein, H. S., & Vinson, B. (2020). *African slavery in the Americas: A history of transatlantic human trafficking*. Cambridge University Press. <https://doi.org/10.1017/9781108788574>
- Lovejoy, P. E. (2012). *Transformations in slavery: A history of slavery in Africa*. Cambridge University Press. <https://doi.org/10.1017/CBO9781139017970>
- Thornton, J. K. (1998). *Africa and Africans in the making of the Atlantic world, 1400–1800* (2nd ed.). Cambridge University Press. <https://doi.org/10.1017/CBO9780511813665>
- Lovejoy, P. E., & Richardson, D. (1999). *The transatlantic slave trade: A database on slave voyages*. Emory University. <http://www.slavevoyages.org>
- Walvin, J. (2011). *The Zong: A massacre, the law and the end of slavery*. Yale University Press. <https://yalebooks.yale.edu/book/9780300181032/the-zong>
- Black Lives Matter. (2020). *Racial and economic disparities in the United States: A report*. <https://blacklivesmatter.com/racial-economic-disparities/>
- Emmer, P. C. (2000). *The Dutch in the Atlantic economy, 1580–1880: Trade, slavery, and colonization*. St. Martin's Press. <https://www.palgrave.com/gp/book/9780312234692>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی ٹی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی محزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلٹ فارمز پر بطور اشاعتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔





© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.

License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).
